البقرۃ : 48 [تالیف : بنت عبد الشکور]

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ

(اور اُس دن سے ڈرو جب کوئی جان کسی جان کو کچھ فائدہ نہیں دے گی اور نہ اُس سے کوئی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ اُس سے کوئی عوض لیا جائے گا اور نہ اُن کی مدد ہی کی جائے گی -)

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا (اور اُس دن سے ڈرو جب کوئی جان کسی جان کو کچھ فائدہ نہیں دے گی)

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو پہلے اپنی نعمتیں یاد دلا کر محبت اور شفقت کے ساتھ نصیحت فرمائی، اور پھر انھیں آخرت کی جواب دہی اور قیامت کے دن کے انجام سے خبردار کیا - اللہ تعالیٰ انسان کی رہنمائی کے لیے کبھی محبت اور اپنی نعمتوں کی یاد دہانی کے ذریعے سمجھاتے ہیں اور کبھی آخرت کے انجام سے ڈرا کر غفلت سے جگاتے ہیں - جب کوئی پیار سے نہ سمجھے تو اُسے ڈر دلا کر سمجھایا جاتا ہے - بحرحال -

اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو قیامت کے دن سے ڈرا رہے ہیں، کیونکہ یہی وہ دن ہے جب ہر انسان کو اپنے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہوگا - دنیا میں انسان اپنے خاندان، مال، تعلقات، عہدے اور طاقت کے ذریعے بہت سے معاملات حل کر لیتا ہے، لیکن قیامت کے دن یہ تمام ظاہری سہارے ختم ہو جائیں گے - اِس تنبیہ کا مقصد یہ تھا کہ وہ اس غلط فہمی سے نکل آئیں کہ محض انبیاء کی اولاد ہونے یا اپنے نیک باپ دادا سے نسبت رکھنے کی وجہ سے وہ اللہ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے، بلکہ نجات کا دارومدار ایمان اور نیک اعمال پر ہوگا -

قیامت کا خوف انسان کو گناہوں سے روکتا اور نیک اعمال کی طرف متوجہ کرتا ہے، کیونکہ جس شخص کو یقین ہو کہ ایک دن اُسے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے ہر عمل کا حساب دینا ہے، وہ اپنی آخرت بہتر بنانے اور اللہ کی اطاعت کرنے کی کوشش کرتا ہے -

قیامت کے دن نسب نہیں، عمل کام آئے گا -

لقمان : 33 ← اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آئے گا -

مسلم :- رسول ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کو اس کا عمل پیچھے کر دے، اُس کا نسب اُسے آگے نہیں بڑھا سکتا -"

اِس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان کی عزت، کامیابی اور نجات کا اصل معیار اُس کے نیک اعمال ہیں، نہ کہ اس کا خاندان یا نسب - اگر کسی شخص کے اعمال اچھے نہیں ہیں تو صرف کسی نبی، نیک شخص یا دیندار خاندان سے تعلق رکھنا اُسے اللہ تعالیٰ کے ہاں کامیابی نہیں دے سکتا -
رسول ﷺ نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو بھی یہی تعلیم دی کہ قیامت کے دن نجات کا دارومدار ایمان اور نیک اعمال پر ہوگا -

بخاری :- رسول ﷺ نے فرمایا: اے قریش کے لوگو! [یا اسی مفہوم کی کوئی بات فرمائی] اپنی جانوں کو اللہ کے عذاب سے بچانے کی کوشش کرو، کیونکہ میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا - اے بنو عبد مناف! میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا - اے عباس بن عبد المطلب [رسول ﷺ کے چچا]! میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا - اے صفیہؓ [رسول ﷺ کی پھوپھی]! میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا - اے فاطمہؓ بنت محمد ﷺ! میرے مال میں سے جو چاہو مانگ لو، لیکن میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام نہیں آ سکوں گا -

فاطر : 18 ← وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا -)

عبس : 37 ← لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ (اُس دن ہر شخص کو اپنی ہی فکر ہوگی)

رسول ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے سامنے اپنے قریبی رشتہ داروں کے لیے خود کچھ اختیار نہیں رکھتے - اس لیے ہر انسان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ اپنی آخرت کا خود ذمہ دار ہے اور اُسے اپنے اعمال کی فکر کرنی چاہیے -

وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ (اور نہ اس کے حق میں کوئی سفارش قبول کی جائیگی)

شفاعة (ش ف ع) ← سفارش کرنا -

شفاعت کا مسئلہ عقیدے کے اہم مسائل میں سے ہے - قرآن مجید نے ایک طرف باطل اور شرکیہ شفاعت کی نفی کی ہے، جبکہ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی اجازت اور رضا کے ساتھ ہونے والی شفاعت کو ثابت کیا ہے - اس لیے ضروری ہے کہ شفاعت کے بارے میں وہی عقیدہ اختیار کیا جائے جو قرآن اور صحیح احادیث سے ثابت ہے، تاکہ انسان افراط و تفریط سے محفوظ رہے -
اِس آیت میں باطل شفاعت کی نفی کی گئی ہے، یعنی ایسی سفارش جس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا جائے کہ کوئی نبی، ولی، فرشتہ یا کوئی بھی مخلوق اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی کو عذاب سے بچا سکتی ہے -
بنی اسرائیل کے بعض لوگ یہ سمجھتے تھے کہ چونکہ وہ انبیاء کی اولاد ہیں، اس لیے اُن کے آباؤ اجداد لازماً انھیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا لیں گے - اللہ تعالیٰ نے اِس باطل عقیدے کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن کوئی سفارش اللہ تعالیٰ کی اجازت اور رضا کے بغیر قبول نہ ہوگی -
لہٰذا اس آیت میں مطلق شفاعت کی نفی نہیں بلکہ شرکیہ اور باطل شفاعت کی نفی کی گئی ہے، جبکہ وہ شفاعت جو اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوگی، قرآن و سنت سے ثابت ہے -

شفاعت کا مفہوم :- کسی کو فائدہ پہنچانے یا نقصان سے بچانے کے لیے اس کے حق میں سفارش کرنا شفاعت کہلاتا ہے -
اسلامی اصطلاح میں شفاعت سے مراد قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور کسی کے حق میں سفارش کرنا ہے - آخرت میں شفاعت کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی کے حق میں سفارش نہیں کر سکتا -

الزمر : 44 ← کہہ دیجیے: تمام شفاعت اللہ ہی کے اختیار میں ہے -

آخرت میں شفاعت [سفارش] کی اقسام :-
I> خصوصی شفاعت
II> عمومی شفاعت

I> خصوصی شفاعت :- اِس سے مراد وہ شفاعت ہے جو خاص طور پر رسول ﷺ کو عطا کی جائیگی اور اس میں آپ ﷺ کے ساتھ کوئی بھی شریک نہیں ہوگا - اِس کی چند اقسام ہیں :

i> شفاعتِ عظمیٰ [سب سے بڑی شفاعت] :- یہ وہ شفاعت ہے جسے مقامِ محمود بھی کہا جاتا ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے وعدہ فرمایا ہے -

الاسراء : 79 ← اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھا کریں، یہ آپ کے لیے زائد عبادت ہے، قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے -

شفاعتِ عظمیٰ کی حدیث سے دلیل :-

بخاری [مفہوم] :- قیامت کے دن تمام لوگ میدانِ حشر میں جمع ہوں گے - حساب شروع نہ ہونے کی وجہ سے لوگ شدید پریشانی میں مبتلا ہوں گے اور چاہیں گے کہ کسی طرح حساب شروع ہو - وہ پہلے آدمؑ، پھر نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے پاس جائیں گے، لیکن ہر نبی اپنی ایک معذرت بیان کرے گا -
آخرکار لوگ رسول ﷺ کے پاس آئیں گے - آپ ﷺ فرمائیں گے: "میں اس کے لیے ہوں" پھر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کریں گے، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو شفاعت کی اجازت عطا فرمائیں گے اور حساب کا آغاز ہوگا -

نبی ﷺ جو سارے انبیاء کے سردار ہیں، انھیں سب سے پہلے شفاعت کی اجازت ملے گی لیکن کچھ دیر کے بعد - ایسا نہیں ہے کہ قیامت شروع ہوتے ہی شفاعت ہوگی -

ii> جنت والوں کے لیے جنت کا دروازہ کھلوانے کی شفاعت :- رسول ﷺ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے والے ہوں گے -

مسلم :- رسول ﷺ نے فرمایا: "میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا - جنت کا دربان پوچھے گا: 'آپ کون ہیں؟' میں جواب دوں گا: 'محمد' - وہ کہے گا: 'مجھے آپ ہی کے بارے میں حکم ملا تھا [کہ] آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں -"

اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن رسول ﷺ اہلِ جنت کے لیے جنت کا دروازہ کھلوانے کی شفاعت کریں گے -

iii> ابو طالب کے لیے رسول ﷺ کی شفاعت :- رسول ﷺ کے چچا ابو طالب ایمان نہیں لائے تھے، لیکن انھوں نے رسول ﷺ کی بہت مدد کی تھی - اُن کے لیے رسول ﷺ کی شفاعت سے عذاب میں کمی ہوگی -

بخاری :- رسول ﷺ نے فرمایا: "امید ہے کہ قیامت کے دن میری شفاعت سے ابو طالب کو فائدہ ہوگا، انھیں جہنم کے کم درجے میں رکھا جائے گا، جہاں آگ اُن کے ٹخنوں تک ہوگی اور اس سے ان کا دماغ کھولے گا -"

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول ﷺ کی شفاعت سے ابو طالب کے عذاب میں کمی ہوگی، لیکن ایمان نہ لانے کی وجہ سے وہ جہنم سے نہیں نکلیں گے -

iv> امت کے بعض لوگوں کے لیے بغیر حساب جنت میں داخلے کی شفاعت :-
اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو اپنی امت کے بعض لوگوں کے لیے شفاعت کی اجازت عطا فرمائیں گے، جس کے نتیجے میں وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے -

بخاری :- [قیامت کے دن رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ فرمائیں گے، پھر آپ ﷺ کو شفاعت کی اجازت عطا کی جائے گی] - اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: "اے محمد! اپنا سر اٹھائیں، مانگیں آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی" - تو آپ ﷺ فرمائیں گے: "اے میرے رب! میری امت، میری امت" پھر کہا جائیگا کہ آپ کی امت میں سے جن کا حساب نہیں ہوگا انھیں جنت کے دائیں دروازے سے داخل کر دیں -

قرآن و صحیح احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ خصوصی شفاعت عطا فرمائیں گے - یہ شفاعتیں رسول ﷺ کے ساتھ خاص ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوں گی -

II> عمومی شفاعت :- یہ وہ شفاعت ہے جس میں رسول ﷺ کے علاوہ وہ لوگ بھی شامل ہوں گے جنھیں اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے، جیسے: فرشتے، دوسرے انبیاء، نیک لوگ، ایمان والے اور کچھ اعمال - اِس کی چند اقسام ہیں :

i> جہنم میں جانے والے ایمان والوں کے لیے شفاعت :- بعض گنہگار مسلمان جہنم میں جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اُن کے لیے شفاعت کی جائے گی اور انھیں جہنم سے نکالا جائے گا -

مسلم [مفہوم] :- مومن اپنے بھائیوں کے بارے میں سفارش کریں گے جو آگ میں ہوں گے - وہ کہیں گے: "اے ہمارے رب! وہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے، روزے رکھتے تھے اور حج کرتے تھے" پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: "جنہیں تم پہچانتے ہو انہیں نکال لو" ....
پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "فرشتوں نے شفاعت کی اور مومنوں نے شفاعت کی، اب صرف ارحم الراحمین باقی ہے"
پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے کچھ لوگوں کو جہنم سے نکالیں گے -

ii> ایمان والوں کے لیے مغفرت کی شفاعت :- بعض ایمان والوں کے حق میں اللہ تعالیٰ شفاعت قبول کریں گے اور اُن کی مغفرت کا سبب بنائیں گے -

مسلم :- رسول ﷺ نے فرمایا: "جو بھی مسلمان فوت ہو جاتا ہے اور اُس کے جنازے پر [ایسے] چالیس [40] آدمی [نماز ادا کرنے کے لیے] کھڑے ہو جاتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں ان کی سفارش کو قبول فرما لیتا ہے"

اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان والوں کی دعا اور سفارش بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی مسلمان کے لیے فائدہ مند ہو سکتی ہے -

iii> جنت میں ایمان والوں کے درجات بلند کرنے کی شفاعت :- اللہ تعالیٰ بعض ایمان والوں کے درجات بلند کرنے کے لیے بھی شفاعت قبول فرمائیں گے -

مسلم :- رسول ﷺ نے ابو سلمہؓ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! ابو سلمہؓ کی مغفرت فرما، ہدایت یافتہ لوگوں میں ان [ابو سلمہؓ] کے درجات بلند فرما...

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حق میں کی جانے والی دعا قبول فرماتا ہے، جس سے اُن کے درجات بلند ہو سکتے ہیں -

iv> اذان کے بعد کی دعا پڑھنے والے کے لیے رسول ﷺ کی شفاعت کی خوشخبری :-
رسول ﷺ نے اذان کے بعد کی دعا پڑھنے والے کے لیے شفاعت کی بشارت دی ہے -

بخاری :- رسول ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھی :
اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ
[اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ، فضیلت اور وہ مقامِ محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے]
اُس شخص کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہو جائیگی -"

اِس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص کو رسول ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائیں گے - یہ شفاعت بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت اور رضامندی سے ہوگی -

v> قرآن، سورۃ البقرۃ، اور سورۃ آل عمران کی شفاعت :- قیامت کے دن قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اپنے پڑھنے والوں کے حق میں شفاعت کرے گا - اسی حدیث میں سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کی شفاعت بھی بیان کی گئی ہے -

مسلم :- رسول ﷺ نے فرمایا: "قرآن پڑھا کرو، کیونکہ وہ قیامت کے دن اصحابِ قرآن [حفظ و قراءت اور عمل کرنے والوں] کا سفارشی بن کر آئے گا - دو روشن چمکتی ہوئی سورتیں: البقرۃ اور آل عمران پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے وہ دو بادل یا دو سائبان ہوں یا جیسے وہ ایک سیدھ میں اڑتے پرندوں کے دو جھنڈ ہوں، وہ اپنے ساتھیوں [پڑھنے اور عمل کرنے والوں] کے حق میں جھگڑا کریں گی [حجت پیش کریں گی / دفاع کریں گی]..."

اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید اور سورۃ البقرۃ و سورۃ آل عمران اللہ تعالیٰ کی اجازت سے قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے حق میں شفاعت کریں گے -

آخرت میں شفاعت کی شرائط :-
شفاعت برحق ہے، لیکن وہ ہر شخص کے لیے اور ہر حال میں نہیں ہوگی - آخرت میں شفاعت اللہ تعالیٰ کی اجازت، اُس کی رضا اور اس کے حکم کے مطابق ہوگی - قرآن و احادیث کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ شفاعت کے لیے کچھ شرائط ہیں :

1> جس کے لیے شفاعت کی جائے، اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو :-

الانبیاء : 28 ← وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى (اور وہ صرف اسی کے لیے سفارش کریں گے جس سے اللہ راضی ہوگا -)

اِس کا مطلب یہ ہے کہ شفاعت کا حقدار وہی ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو - اس لیے جو شخص شرک پر فوت ہو، اس کے لیے شفاعت نہیں ہوگی -

مسلم :- "ہر نبی کی ایک قبول ہونے والی دعا تھی، جسے ہر نبی نے دنیا میں مانگ لیا - میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھی ہے، اور ان شاء اللہ میری شفاعت میری امت کے ہر اُس شخص کو پہنچے گی جو اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا -"

اِسی طرح ایک اور حدیث میں رسول ﷺ نے فرمایا :
بخاری :- "قیامت کے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہوگا جس نے سچے دل سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہوگا -"

2> شفاعت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہو :-

البقرۃ : 255 ← مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (کون ہے جو اُس [اللہ] کی اجازت کے بغیر اُس کے پاس سفارش کر سکے؟)

کوئی نبی، فرشتہ یا نیک شخص اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر شفاعت نہیں کر سکتا -

3> شفاعت کرنے والے سے اللہ تعالیٰ راضی ہو :-

النجم : 26 ← وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى (آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں، جن کی سفارش کچھ فائدہ نہیں دے گی، مگر اس کے بعد کہ اللہ جس کے لیے چاہے اجازت دے اور راضی ہو -)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شفاعت کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت اور رضا کا محتاج ہے -

اِسی طرح انسان کو ایسے اعمال سے بھی بچنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنیں، کیونکہ بعض اعمال انسان کو قیامت کے دن شفاعت کرنے کی فضیلت سے محروم کر سکتے ہیں -

مسلم :- رسول ﷺ نے فرمایا: "بے شک لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ شفاعت کرنے والوں میں شامل ہوں گے اور نہ گواہی دینے والوں میں -"

شفاعت کے بارے میں اہم سبق :-
1> شفاعت برحق ہے، لیکن مکمل اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے -
2> شفاعت اللہ تعالیٰ کی اجازت اور رضا کے بغیر نہیں ہو سکتی -
3> کوئی نبی، فرشتہ، یا کوئی نیک شخص اپنی مرضی سے کسی کے لیے شفاعت نہیں کر سکتا -
4> شفاعت ان ہی لوگوں کو ملے گی جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا، اور جو شرک پر نہیں مریں گے -
5> نجات اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی، اور توحید، ایمان اور نیک اعمال اُس رحمت کے حاصل کرنے کے اہم اسباب ہیں -
6> قیامت کے دن سب سے بڑی شفاعت رسول ﷺ کو عطا کی جائیگی -

وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ (اور نہ اُس سے کوئی فدیہ لیا جائیگا)

عَدْلٌ (ع د ل) ← بدلہ، معاوضہ، فدیہ

قیامت کے دن اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کے لیے کوئی قیمت، مال یا کوئی معاوضہ دینا چاہے تو وہ قبول نہیں کیا جائیگا - دنیا میں انسان کبھی مال دے کر کسی مشکل سے نکل جاتا ہے، جرمانہ ادا کر کے سزا کم کروا لیتا ہے یا کسی معاوضے کے ذریعے اپنا مسئلہ حل کر لیتا ہے، لیکن قیامت کے دن کوئی فدیہ یا معاوضہ قبول نہیں کیا جائے گا -

المائدہ : 36 ← بے شک جن لوگوں نے کفر کیا، اگر اُن کے پاس زمین کی تمام چیزیں اور اُن کے برابر مزید بھی ہوتا کہ وہ اُسے قیامت کے دن کے عذاب سے بچنے کے لیے فدیہ دے دیں، تو بھی اُن سے قبول نہ کیا جائیگا - اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے -

الحدید : 15 ← پس آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائیگا اور نہ ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا -

دنیا اور قیامت کے دن کا فرق :-
دنیا میں مال سے کبھی مشکل حل ہو سکتی ہے، سفارش سے کام نکل سکتا ہے، طاقت اور تعلقات فائدہ دے سکتے ہیں - لیکن قیامت کے دن مال بے فائدہ ہوگا، فدیہ قبول نہیں ہوگا، دنیاوی تعلقات نجات نہیں دے سکیں گے -
انسان کو دنیا کی دولت اور ظاہری سہاروں کے بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا، ایمان، اخلاص اور نیک اعمال کی فکر کرنی چاہیے -

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (اور نہ ہی اُن کی کوئی مدد کی جائے گی -)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں کوئی شخص کسی کے کام نہیں آئے گا - دنیا میں انسان دوستوں، رشتہ داروں، اور مددگاروں پر بھروسہ کرتا ہے لیکن آخرت میں سب بے بس ہوں گے - نہ کوئی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکے گا، نہ اس کے فیصلے کو بدل سکے گا -

الشوریٰ : 31 ← اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ کوئی مددگار -

الصافات : 25-26 ← تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟ بلکہ آج وہ سب سرِ تسلیم خم [Surrender] کیے ہوئے ہیں -

البقرۃ : 254 ← اور اُس دن سے ڈرو جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش -

یعنی جن لوگوں کو دنیا میں اپنے تعلقات اور ساتھیوں پر بڑا بھروسہ تھا، قیامت کے دن ان میں سے کوئی بھی ان کے کام نہیں آئے گا -

سبق :-
1> قیامت کے دن ہر شخص اپنے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا، اس لیے ہر انسان کو اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے -
2> اللہ تعالیٰ کے ہاں کامیابی کا معیار خاندان، نسب، مال یا دنیاوی مقام نہیں بلکہ ایمان، تقویٰ اور نیک اعمال ہیں -
3> کوئی شخص دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، ہر انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہوگا -
4> شفاعت برحق ہے، لیکن وہ صرف اللہ تعالیٰ کی اجازت اور رضا کے مطابق ہوگی -
5> مال، فدیہ، طاقت، اور دنیاوی سہارے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مقابلے میں فائدہ نہیں دے سکیں گے -
6> قیامت کا یقین انسان کو گناہوں سے بچاتا اور نیکیوں کی طرف متوجہ کرتا ہے -
7> حقیقی مددگار صرف اللہ تعالیٰ ہے، اس لیے بھروسہ بھی اسی پر ہونا چاہیے -
8> عقلمند انسان وہ ہے جو دنیا میں رہتے ہوئے اپنے ایمان، اعمال اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرے -

Compiled by: Bint A. Shakoor
(As-Saajidoon)